حافظ عبدالعلیم یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عبدالعلیم یزدانی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ایک اجلے وخوش اخلاق وخوش لباس رہنما تھے۔ جوانی ہی میں سیاسی وسماجی سطح پر اپنی تگ وتاز میں جُت گئے۔ مسلک اہل حدیث کی اشاعت وتبلیغ میں بڑے تیز طرار اور جذبہ وجوش سے کام کرنے کے عادی تھے۔ ہمارا شہر چنیوٹ دینی اور مذہبی سطح پر ایک متحرک' حساس اور عالم اسلام میں مشہور شہر ہے۔ ربوہ جواب چناب نگر کے نام سے جانا جاتا ہے اور قادیانیوں کی راج دہانی بھی ہے لیکن ان کا سربراہ 1984ء میں یہاں سے راہ فرار اختیار کر کے لندن جا ٹھہرا۔ یہ سربراہ احمدیہ مرزائیہ مرزا طاہر احمد تھا۔ یہیں اسے مرض الموت لاحق ہوئی اور وہیں آنجہانی ہوگیا۔ بعدازاں نئے سربراہ کا انتخاب ہوا اور دھاندلی سے مرزا رضیع احمد کی جگہ مرزا مسرور سریرآرائے اقتدار قادیانیت ہوگیا۔ وہ بھی پاکستان میں چناب نگر کے بجائے لندن میں ہی قیام پذیر ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان 26-27-28 دسمبر کی تواریخ میں ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس کروایا کرتی تھی اور اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر اہل حدیث' دیوبند' بریلوی اور شیعہ حضرات کے جید وممتاز علمائے کرام کو مدعو کیا جاتا تھا۔

چناب نگر میں قادیانیوں کا عالمی اجتماع بھی انہی تواریخ کو منعقد ہوتا تھا اور ساری دنیا سے قادیانی مرزائی اسے سماعت کے لیے اور انجوائے کرنے کے لیے اس میں کثرت سے شامل ہوتے تھے۔ ان دنوں عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد بڑا اہم وضروری ہوتا تھا۔ اہلحدیث علماء میں مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑی' شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق بلوچ' میاں فضل حق صاحب' مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری' مولانا عبدالرحمٰن آزاد گوجرانوالہ' اور علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مختلف نشستوں میں خطابات راقم سنا کرتا اور مسلکی ودینی سطح پر بڑا محظوظ ہوتا تھا' دسمبر 1986ء کی مذکورہ تاریخوں میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسٹیج پر تمام مکاتب فکر

کے علمائے کرام مولانا تاج محمود مرحوم' مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم' آغا مرتضیٰ پویا' علامہ عین غین کراروی تشریف فرما تھے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب اسٹیج سیکرٹری تھے

ہر مکاتب فکر کی نمائندگی ہوئی اور سب نے اپنی مرضی سے ٹائم لیا اور ختم نبوت کی چوکیداری کا اعلان کیا' علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ خطیب بے مثال تھے۔ مسلک اہلحدیث کے ساتھ ان کا عشق ومحبت لازوال تھا۔ جب تقریر کے لیے مولانا اللہ وسایا صاحب نے ان کا نام پکارا تو پبلک پارک گراؤنڈ چنیوٹ نعروں سے گونج اٹھی۔ سخت سردیوں میں گرماگرم خطاب ہوا۔ اور خطابت کے عروج پر علامہ مرحوم کی آواز اپنی گھن گرج بکھیر رہی تھی کہ ٹائم ختم ہونے کے بہانے ان کے پاؤں کو کھجایا گیا۔ یہ اشارہ مقرر کو اپنی معروضات سمیٹنے کے لیے کرتے ہیں۔ ایسا کرنے پر علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی بات ضرور مکمل کر کے چھوڑوں گا' مجھے اشارے یا لقمے نہ دیئے جائیں ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ عنقریب میں یہ کانفرنس اپنے اسٹیج سے کروں گا۔ الحمدللہ ختم نبوت کا مسئلہ اہلحدیثوں کا حق ہے کہ وہ اسے بہتر انداز سے بیان کرسکتے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کو فقط ایک سال بعد ہی حقیقت کا رنگ دے دیا اور چنیوٹ ہی کے مقام پر یہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ جھنگ کی سرزمین پر حافظ عبدالعلیم یزدانی ایک متحرک عالم دین تھے۔ جو اپنے تبلیغی مشن میں تجربہ کار' مستعد اور خطابت میں ایک مقام کے حامل تھے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم نے انہیں خاتم النبیین اہلحدیث کانفرنس منعقد کرنے کا ٹارگٹ دیا۔ یزدانی مرحوم چنیوٹ تشریف لائے گراؤنڈ کا جائزہ لیا اور جامع مسجد مبارک مندر والی گلی سے ملحقہ ڈاک خانہ گراؤنڈ کو کانفرنس کے لیے منتخب کیا یہاں شہر اور محلے کے لوگ کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے اور گندگی سے یہ گراؤنڈ بھرا پڑا تھا۔ چنیوٹ انتظامیہ سے کانفرنس کی اجازت لے کر اس گراؤنڈ کو ٹریکٹروں کی مدد سے صاف اور زمین کو ہموار کرنے کا کام تقریباً ہفتہ بھر جاری رہا۔ یہ وسیع وعریض گراؤنڈ صاف ہو کر مزید وسیع معلوم ہونے لگا۔ اب کانفرنس کی تیاریوں اور اس کے انتظامات کے لیے ملحقہ شہروں فیصل آباد' جھنگ' سرگودھا' ماموں کانجن وغیرہ کے علمائے کرام وطلباء کرام کو چنیوٹ بلا لیا گیا۔ قاضی محمد اسلم سیف مرحوم ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن' مولانا بہادر علی سیف سمندری' طلباء مدارس وغیرہ کے ساتھ چنیوٹ شہر کی جماعت اہل حدیث نے قلیل ہونے کے باوجود دن رات

دینی و مذہبی جذبے سے کام کیے۔

19 اور 20 مارچ 1987ء کو یہ کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ تھی۔ خطبہ جمعہ کے لیے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ کا نام نامی پیش ہوا۔ ایک دن قبل ہی کئی ایک شخصیات اور افراد عوام الناس کانفرنس کی رونقیں بڑھانے کے لیے چنیوٹ شہر آ گئے تھے۔ اس کانفرنس میں بلا مبالغہ ہزارہا لوگ شریک ہوئے۔ چنیوٹ شہر کی ہر مسجد میں بلند آواز سے آمین نمازوں میں کہی جاتی رہی۔ دونوں پہاڑیوں پر باریش لوگ نظر آ رہے تھے۔ حافظ عبدالعلیم یزدانی مرحوم نے دن رات اس کانفرنس کی کامیابی کا ٹارگٹ نہایت ولولے اور شوق سے پورا کیا تھا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر اور علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی' حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری کے بڑے اچھے اور قادیانیت کو للکارنے والے بہترین خطابات ہوئے اہل حدیث یوتھ فورس کے مرحوم صدر جناب محمد خان نجیب نے بھی عمدہ خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں دیو بند مسلک کے ایک تاجر اور نوجوان شہری جناب جمیل احمد فخری نے اہل حدیث مسلک قبول کرتے ہوئے کاروان علامہ شہیدؒ میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا یہ صدی اہلحدیث کی صدی ہے۔ کانفرنس کے ٹھیک تین دنوں بعد کاروان اہل حدیث کے سالار علامہ احسان الٰہی ظہیر' علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی شہید' محمد خان نجیب اور جناب رانا محمد شفیق پسروری صاحبان لاہور بم دھماکے میں شدید زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں کئی افراد شہادت کے بلند رتبے پر فائز ہوئے۔ رحمہم اللہ اجمعین

حافظ عبدالعلیم یزدانی مرحوم تقریباً چالیس برس سرزمین جھنگ میں تبلیغ دین میں لگن رہے۔ سیاسی وسماجی سطح پر بھی ان کی تگ و دو نمایاں رہی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ ان دنوں علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے قریبی ساتھیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا حافظ عبدالعلیم یزدانی مقبول خطیب اور مبلغ تھے۔ آپ جماعت اہلحدیث کے اکابر خطباء شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری' حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی' حضرت مولانا محمد رفیق مدنپوری اور اسی طرح مولانا محمد ابراہیم کیرپوری وغیرہ ہم سے حد درجہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ اہلحدیث کانفرنسوں میں ان کے خطاب کو غور سے سماعت کیا جاتا تھا۔ کاروان خطابت کے کئی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر رخصت ہو رہے ہیں۔ چند دن کی علالت کے بعد حافظ عبدالعلیم یزدانی بھی مرحوم ہو گئے۔ رہے نام اللہ کا۔